تمہید ایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

مُصنّف : اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تمہیدُ الایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

از: امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ و تقدیم: مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ کتب اعلی حضرت)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : تمہید ایمان مع حاشیہ ایمان کی پہچان

مصنف : امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم : مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش : شعبہ کتب اعلیٰ حضرت (مجلس المدینة العلمية)

اشاعت : ۴ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ، 8 جولائی 2008ء

اشاعت : ۱۴۳۱ھ، 2010ء تعداد: 9000

اشاعت : ۱۴۳۲ھ، 2011ء تعداد: 12000

اشاعت : ۱۴۳۳ھ، 2012ء تعداد: 5000

اشاعت : ۱۴۳۴ھ، 2013ء تعداد: 6000

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ......**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ......**کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212
- ......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

جَمِیْعُ مَا وَقَعَ فِیْ کُتُبِ الْفَتَاوٰی مِنْ کَلِمَاتٍ صَرَّحَ الْمُصَنِّفُوْنَ فِیْھَا بِالْجَزْمِ بِالْکُفْرِیَکُوْنُ الْکُفْرُ فِیْھَا مَحْمُوْلاً عَلٰی اِرَادَۃِ قَائِلِھَامَعْنیً عَلَّلُوْا بِہٖ الْکُفْرَ وَ اِذَا لَمْ تَکُنْ اِرَادَۃُ قَائِلِھَا ذٰلِکَ فَلاَ کُفْرَ ۔ترجمہ:’’ یعنی کُتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کُفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے اِن سے پہلوئے کُفر مُراد لیا ہو ورنہ ہرگز کُفر نہیں۔‘‘

ضروری تنبیہ۳۱: احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو۳۲، صَرِیح بات۳۳ میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خُدا دو(۲) ہیں، اس میں یہ تأویل ہوجائے کہ لفظِ خُدا سے بحذفِ مضاف حکم خُدا مُراد ہے یعنی قضاء دو ہیں، مبرم و معلّق ۳۴، جیسے قُرآن عظیم میں فرمایا اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللہُ اَیْ

۳۱ ضروری نوٹس۔۳۲ یعنی ایک لفظ کہہ کر اسکے وہی معنی مراد لے سکتے ہیں جو معنی اس لفظ کے واقعی بنتے بھی ہوں۔۳۳ یعنی واضح بات میں کوئی ایسا مطلب نہیں نکال سکتے جو اسکے عرفی مطلب کے خلاف ہو لفظ خدا کا مطلب ہے وہ ذات جو خود بخود ہو جسے کسی نے پیدا نہ کیا ہو تو اب اگر کوئی شخص کہے ’’میں خدا ہوں‘‘ یعنی خود آ یا ہوں تو اسکا یہ دعویٰ نہیں مانا جائے گا اور اسے کافر کہا جائے گا کیونکہ شریعت میں لفظِ خدا سے معبود مراد ہے اور یہی معنی مشہور ہے تو اب کسی دور کے معنی کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔ یونہی لفظ صلوۃ کا لفظی معنی سرین ہلانا بھی ہے تو اگر کوئی شخص کہے کہ قرآن میں اقیموا الصلوۃ سے مراد ڈانس کرتے رہو تو اسکی بکواس نہیں سنی جائے گی کیونکہ شریعت میں صلوۃ کا معنی ہے مخصوص طریقے سے نماز پڑھنا پڑھنا۔۳۴ یعنی کہا کہ خدا دو ہیں تو قطعاً کافر ہے اسکا یہ قول نہیں مانا جائے گا کہ میرے قول میں خدا سے مراد حکم خدا ہے یعنی خدا کا حکم دو طرح سے ہے ایک وہ جو طے شدہ (مبرم) ہے اور دوسرا کسی شرط سے مشروط ہے۔

اَمْرُ اللّٰہ ۳۵؎ عمرو کہے میں رَسُول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں ۳۶؎ یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زِنْہار مَسْمُوع نہیں ۳۷؎۔

شفاء شریف میں ہے اِدَّعَاؤُہُ التَّاوِیْلَ فِیْ لَفْظٍ صَرَاحٍ لَا یُقْبَلُ ترجمہ ''صَرِیح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا ۳۸؎۔

شرح شفاء قاری میں ہے ھُوَ مَرْدُوْدٌ عِنْدَ الْقَوَاعِدِ الشَّرْعِیَّۃِ ترجمہ ''ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔''

نسیم الریاض میں ہے لَا یُلْتَفَتُ لِمِثْلِہٖ وَ یُعَدُّ ھِذْیَانًا۔ ترجمہ ''ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا ۳۹؎'' اور ہذیان سمجھی جائے گی ۴۰؎۔''

۳۵؎ مگر یہ کہ اللہ تعالی آئے یعنی اللہ کا حکم تشریف لائے۔ ۳۶؎ (یعنی لفظی معنی کہ) اللہ نے مجھے بھیجا ہے ۳۷؎ ہرگز سننے کے قابل نہیں ہرگز نہ مانی جائیں گی۔ ۳۸؎ واضح لفظ سے اسکے ظاھری معنی ہی سمجھے جاتے ہیں ظاھری معنی کے خلاف مطلب لینے کا دعویٰ قابل قبول نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کہے ''میں خدا ہوں پھر اسکی تاویل یہ کرے کہ میرا مطلب یہ تھا کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ تو اسکا دعوی درست نہیں مانا جائیگا۔ یونہی جو الفاظ عام بول چال یا شریعت میں کسی خاص معنی کیلئے بولے جاتے ہیں تو ان الفاظ سے وہی مطلب لیا جائے گا مثلاً کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا تجھے طلاق ہے تو اس سے طلاق ہی سمجھی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ طلاق سے میرا مطلب تھا کہ تیرے میکے جانے پہ پابندی نہیں تو آزاد ہے کیونکہ طلاق کا لفظی مطلب آزادی ہے تو اسکا یہ دعویٰ نہیں سنا جائے گا کیونکہ شریعت میں لفظ طلاق سے خاص معنی (نکاح کا خاتمہ) ہی مراد لئے جاتے ہیں چنانچہ اگر کسی نے حضور (ﷺ) کی شان میں ایسے الفاظ کہے جو توہین کیلئے بولے جاتے ہیں تو اس پر حکم کفر لگے گا چاہے انکا لفظی ترجمہ کچھ اور بنتا ہو۔ ۳۹؎ ایسے قول کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے گی۔ ۴۰؎ اور وہ تاویل بکواس سمجھی جائے گی۔

گڑھنے پر قدرت پائی ۶۰؎ بلکہ کہا تو یہ کہ ”میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کردیجئے ۶۱؎ میں تو وہی کہے جاؤں گا۔“

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ جمادی الآخرۃ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سُرْعَۃً وَ اِتِّبَاع ۶۲؎ سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اِسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست ۶۳؎۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے۔ اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے، اللہ تعالی (عزوجل) حیا دے۔

مکرِ پُنجم

جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر ۶۴؎ نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالی (عزوجل) اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع ۶۵؎ کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَۃً فَاَحْدِثْ عِنْدَھَا تَوْبَۃَ اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَّۃَ بِالْعَلَانِیَّۃِ“۔ ترجمہ: ”جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ“ (رواہ الامام احمد فی الزھدو الطبرانی فی الکبیر

۶۰؎ کوئی دوسرا مطلب نہ بنا سکے۔ ۶۱؎ عقلاً ثابت بھی کردیں کہ میں غلط ہوں (استغفر اللہ یہ ہٹ دھرمی)۔ ۶۲؎ چیلوں۔ چچوں۔ ۶۳؎ کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ ۶۴؎ بھاگنے یا فرار ہونے کی جگہ۔ بھاگنے کا راستہ۔

۶۵؎ توبہ۔